مولانا محمد بشیر الطیب
الجبراء کویت

ہمسایوں کے حقوق

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرّحمان الرّحيم

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وّبذي القربى واليتمى والمساكين والجارذي القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب . (النساء)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے

قارئین محترم: اللہ رحیم وکریم کی توفیق سے آج جس موضوع پر لکھنے کا ارادہ کیا ہے وہ پڑوسیوں کے حقوق ہیں۔ ویسے تو حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کی ایک لمبی فہرست ہے لیکن آج معاشرے کے حالات کو دیکھتا ہوں تو ہمارے اخلاق وتہذیب اسلامی کو جس طرح تباہ کیا جارہا ہے جس سے ہم کو کسی کا کوئی خیال ہی نہیں نہ بڑوں کا ادب احترام ہے اور نہ چھوٹوں پر شفقت ہی نظر آتی ہے نہ والدین کے مقام کی کوئی قدر اور نہ ہی رشتہ داروں کے تعلق کا کوئی پاس بلکہ آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کسی کا کچھ لگتا ہی نہیں۔ حالانکہ اسلام نے ہم کو یہ درس دیا تھا کہ ہر مسلمان کے ذمہ دوسروں کے کچھ حقوق اور ان کی یہ قدر ومنزلت ہے جس طرح ہم اسلام سے دوری اختیار کرتے چلے جارہے ہیں اسی طرح ہی ہم سے ان حقوق کی قدر ومنزلت کی پامالی کا سامان پیدا ہو رہا ہے۔ آج ہر ایک انسان معاشرے کی اس روش کو دیکھ کر پریشان ہے کہ کیا ہو گا۔ ان حالات کو ٹھیک و درست اور راہ راست پر لانے کی نہ حکومتیں سنجیدگی سے سوچ رہی ہیں اور نہ ہی اس میں رہنے والے۔ بلکہ ان کے ذہن ایسے بن گئے ہیں ہم کیا کریں کون کسی کی موت مرتا ہے ایسے معلوم ہو رہا ہے جیسے محشر کا میدان ہے اور سب نفسی نفسی کے عالم میں ایک ہی ڈگر پر چل رہے ہیں کہ دنیا ہی دنیا ہے جیسے مرنا بالکل یاد ہی نہیں اور یہ سارے معاملات ایسے کیوں ہو گئے ہیں صرف اس لئے کہ انسان کو موت وآخرت بالکل یاد ہی نہیں۔ کہ کل ہم سب نے اپنے مالک کے سامنے پیش ہونا ہے تو پھر وہاں کیا جواب دیں گے اگر ہمارے اعمال نامہ میں ایسے گناہ ہوئے جس کو رب العالمین نے معاف ہی نہیں کرنا۔ لیکن آج تو کلمہ گو مسلمان شرک کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا ہے۔ جہاں پر یہ حقوق اللہ کو پامال کرتا اور اس کی بالکل پرواہ تک نہیں اور بالکل بے خوف ہے جیسے اس نے مالک حقیقی سے ملنا ہی نہیں ہے اسی طرح ہی وہ حقوق العباد کا بھی کوئی خیال نہیں رکھتا۔ بھلا حقوق العباد کا تو خیال اس وقت ہی رکھے گا جب اس کو اللہ تعالیٰ کے حقوق وفرائض کا خیال ہو گا یہ سب کچھ تب ممکن ہو گا جب اس کو آخرت پر پورا یقین وایمان ہو گا اگر یہ چیز ہی اس کے دل سے شیطان نے نکال دی ہے تو پھر وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا کیسے خیال رکھ کر اپنی زندگی بسر کرسکتا ہے اس لئے ہی تو اس میں سے ہر چیز کی تمیز ہی ختم ہوچکی ہے جب انسان میں حیا نہیں رہے گا تو پھر ایمان کیسے ہو گا اور جب ایمان نہیں ہو گا تو پھر آخرت کے دن کا خوف وڈر کیسے ہو گا وہ تو پھر ایک باغی بن کر زندگی بسر کرے گا۔ آج آپ ہر طرف ایسے ہی مناظر دیکھ رہے ہیں۔

قارئین محترم! آج آپ کی توجہ ایک ایسے حقوق کی طرف کرا رہا ہوں کہ جس سے جنت اور ایمان کی گارنٹی اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول کریم ﷺ نے دی ہے۔ فرمایا اگر میری امت نے اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا تو وہ ہی کامل ایمان والے ہیں اور اگر میرے امتی نے اپنے پڑوسیوں کا خیال نہ رکھا اور ان کو اپنے بداعمال کہ وجہ سے ایذاء (تکلیف) دی تو پھر اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ آئیں! ان ہی باتوں کو قرآن وحدیث سے تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کو اپنے پیش نظر رکھ کر اپنی زندگی بسر کریں کہیں اپنی نمازوں اور روزوں اور حج وغیرہ کے کرنے پر ہی فخر نہ کرتے رہیں کہ ہم بڑے تہجد گزار ہیں اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑے نیک پاک ہیں۔ لیکن ہم سے ہمارے ہمسایہ ہی تنگ ہیں وہ ہی ہماری ریشہ دوانیوں سے محفوظ نہیں۔ یاد رکھیں ایسی حالت میں نماز، روزہ، حج کسی کام کا نہ ہو گا سب برباد ہو کر رہ جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

والذين يؤذون المومنين والمومنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا وّاثماً مبيناً (الاحزاب)

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذاء (تکلیف) دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو۔ وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کچھ زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان الذين فتنوا المومنين والمومنات ثم لم يتوبوا فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحريق (البروج)

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ بھی نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور

جلنے کا عذاب ہے۔

قارئین محترم! آپ نے پڑھ لیا کہ کسی مسلمان مومن مرد یا عورت کو بغیر کسی جرم یا غلطی کے ستانا یا ان کو بدنام کرنے کیلئے ان پر بہتان باندھنا ان کی ناجائز تنقیص وتوہین کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ کہ اس کو جہنم کا عذاب اور وہ بھی جلانے والا ہوگا۔ یہ تو ہر مومن، مسلمان کی بات ہے اور ان میں سے اگر کوئی ان کا پڑوسی ہو تو اس کو ناجائز تنگ کرنا اور اس پر بہتان لگا کر اس کو بدنام کرنا یا اس کو ناجائز ستانا۔ ایسے کام یا ایسی باتیں کرنا جس سے اس کو تکلیف ہو اس کا کیا انجام ہوگا انہیں اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

حضرت مقداد بن اسودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دس عورتوں سے زنا کرے تو یہ گناہ اس سے فروتر ہوگا کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ استغفر اللہ۔

ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا کتنا بدترین، بدنما اور بھاری گناہ ہے اور کس درجہ فحش جرم ہے۔

قارئین محترم! ....آئیں ذرا گلدستہ احادیث رسول ﷺ کے ان فرامین کا تذکرہ کریں جن میں ہمسایوں کے ساتھ ناروا سلوک کرنے کی وعید ہے اور ان ارشاد نبوی ﷺ کا تذکرہ کریں گے کہ جن میں پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت اور جنت کی بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گلدستہ احادیث:

عن ابی ھریرۃؓ انّ رسول اللہ ﷺ قال لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔

عن ابی شریحؓ انّ النبی ﷺ قال واللہ لا یومن، واللہ لا یومن، واللہ لا یومن قیل ومن یا رسول اللہ ؟قال الذی لا یا من جارہ بوائقہ (بخاری)

حضرت ابو شریحؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں پوچھا گیا یا رسول اللہ کون؟ (بدنصیب) مومن نہیں۔ فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور دن آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔

قارئین محترم!.........آپ نے پڑھ لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ آدمی ایمان سے خالی ہے اور جنت میں داخلے سے محروم ہے جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا و تکلیف دی خواہ اس نے کلمہ بھی پڑھا ہے اور وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی رحمت کی زبان سے تین بار قسم اٹھا کر اعلان فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں اللہ کی قسم وہ مومن نہیں اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ قسم نہ بھی اٹھاتے تب بھی ہمارا ایمان تھا کہ آپ ﷺ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ میرے اور آپ کے پیر ومرشد ﷺ اپنی مرضی سے بات ہی نہیں کرتے قرآن کا فیصلہ ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الاّ وحی یوحیٰ (النجم)

اوپر احادیث میں ارشادات نبوی ﷺ میں دونوں باتوں کی وعید ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہے اور اس کے لئے جنت کا داخلہ بھی نہیں ہوگا۔ اب بتائیں اس کے بعد کون ہے جو ہم کو جنت میں جانے دے گا۔ آج قیامت کے دن ہمارے سارے اعمال غارت وتباہ ہوگئے جو ہم نے جنت حاصل کرنے کے لئے کئے تھے۔ جن کی وجہ سے ہم کو امید تھی کہ ہم جنت میں داخل ہوں گے وہ اعمال آج اپنی اہمیت کو کھو گئے کیونکہ ہم نے دنیا میں حقوق العباد میں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں واقعہ آتا ہے جس سے واضح پتہ چلتا ہے کہ وہ انسان مسلم ہو یا مومن جہنم میں ہے جس نے اپنے پڑوسیوں کو ستایا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ انّ فلانۃ تذکر من کثرۃ صلاتھا وصیامھا وصدقتھا غیر انّھا توذی جیرانھا بلسانھا قال ھی فی النار قال یا رسول اللہ فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامھا وصدقتھا وصلاتھا وانّھا تصدق بالاثوار من الاقط ولا توذی بلسانھا جیرانھا قال ھی فی الجنۃ (مسند امام احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت کا ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہے اور بہت روزے رکھتی ہے اور بہت صدقہ کرتی ہے لیکن ساتھ ساتھ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو ستاتی (تکلیف دیتی) رہتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس آدمی نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول: ایک عورت کی بابت ذکر کیا جاتا ہے وہ نفلی نمازیں، روزے اور صدقہ وغیرہ تو کم ہی کرتی ہے جب کہ فرض عبادات تو ہر صورت میں ادا کرتی ہے لیکن وہ (ان سب کی قلت کے ساتھ ساتھ) کچھ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذاء (تکلیف) نہیں دیتی آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرض عبادات ادا کرنے کے بعد دوسروں کے ساتھ بھلائی کی کوشش میں لگے رہنا

اور رفاع عامہ کے کام کرنا بہت اجر وثواب کا کام ہے نیز احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حقوق العباد کی باز پرس بڑی زبردست ہوگی جہاں پڑوسیوں کو خوش رکھنے اور انہیں آرام پہنچانے سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے وہاں ان کے ساتھ شریں بیان سے پیش آنے کی وجہ سے جنت کا حصول بھی ممکن ہے۔اس لئے نبی رحمت ﷺ نے کثرت سے صوم وصلوٰۃ والی کو اس کی ہمسایہ کو ایذاء رسانی کی وجہ سے جہنم کا ایندھن قرار دیا ہے اور اس کے برعکس قلت صوم وصلوٰہ کے ساتھ ساتھ احسان ہمسائیگی کو اپنانے والی کو جنتی قرار دیا ہے۔ارشاد نبویؐ ہے

عن ابی موسیٰؓ قال قالوا یا رسول الله ایّ الاسلام افضل؟ قال من سلم المسلمون من لسانه ویده.

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان حقیقی وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے کو ایذاء وتکلیف نہ ہو۔

زبان کی آفتوں سے ایک یہ بہت بڑی آفت ہے کہ انسان زبان کا استعمال بغیر سوچے کرتا ہی جاتا ہے۔ مومن کی زبان کو آفتوں سے ہر حال میں بچنا چاہیے۔ کیونکہ یہ انسان کو جہنم میں لے جانے کا سبب بنتی ہیں۔اور خاص کر پڑوسیوں کے ساتھ زبان کے استعمال سے اور بھی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔کیونکہ یہ امر بہت ہی سنگین ہے کہ مسلمان انسان اپنے پڑوسیوں کی غیبت اور بہتان بازی اور راستہ میں تکلیف دینے والی چیزیں کھڑی کردے اور اسے بیہودہ مذاق کرنا ان سب باتوں سے انسان کو (خاص کر مومن کو) بچنا چاہیے اصل بہترین پڑوسی کی علامت یہ کہ اس کا پڑوسی اس کے اچھے اخلاق سے خوش ہو۔

6. **عن عبد الله بن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ خیر الاصحاب عند الله خیرهم لصاحبه وخیر الجیران عند الله خیرهم لجاره. (الترمذی)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دوستوں میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ خیر خواہی کرے۔اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ پڑوسی ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کرے۔

پتہ چلا کہ پڑوسی سے خیر خواہی کرنا ہی اچھے پڑوسی کا معیار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ صاحب تکریم ہے۔اس لئے رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے جنتی پڑوسیوں کے بارے میں جبرائیل نے تاکید کی ہے کہ میں گمان کرنے لگا کہ انہیں کہیں ایک دوسرے کی وراثت میں حصہ دار نہ بنا دیا جائے۔اس مقام پر رک کر ایک مسلمان کو سوچنا چاہئے کہ آخر پڑوسی کا کتنا بلند مرتبہ ہے۔اور پڑوسی کے ساتھ بار بار حسن سلوک کی اس قدر تاکید فرمائی گئی ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی اس قدر تاکید کے باوجود ہم عام مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ پڑوسی کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں۔حالانکہ انسان کا واسطہ سب سے پہلے اپنے گھر والوں سے اور ان کے بعد اپنے پڑوسی سے ہوتا ہے۔جس آدمی سے اس کے چال چلن کے باعث اس کے گھر والے اور پڑوسی خوش ہوں تو وہ نیک آدمی کہلاتا ہے اور کہلانے کا مستحق ہے۔یہ بات آسانی سے ہر شخص کو سمجھ میں آسکتی ہے اس لئے آدمی کے چال چلن کا ایک یہ معیار ہے کہ کام وہ اچھا ہے جس کی تعریف ان نیک لوگوں کی زبان پر ہو۔ جس سے کام کرنے والے کو ہر وقت واسطہ پڑتا ہے اور براوہ کام ہے جسے یہ برا کہہ دیں اگر اس قاعدہ کو پلّے باندھ لیں تو ہر قسم کی برائیوں سے بچ سکتے ہیں اس لئے رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف پڑوسیوں کے حقوق بیان فرمائے ہیں بلکہ پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا بہترین ساتھی اور کامل آئینہ قرار دیا ہے۔کیونکہ اسلام انسان کی اخلاقیات درست کرنا چاہتا ہے اور اخلاقیات کے اصولوں میں چند ایک یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو نہ ستائے، اس کا دل نہ دکھائے، بڑوں کی عزت وتعظیم کرے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے، بزرگوں کا حکم مانے اس کے ساتھ ساتھ اپنے کلام وکام سے کسی کو اذیت نہ پہنچائے اس سے بڑھ کر اگر دیکھا جائے تو نماز روزہ اور دیگر ارکان اسلام اخلاقیات کی درستی کے لئے ہی فرض کئے گئے اگر ان سے اخلاق درست نہ تو یوں سمجھئے کہ اس شخص نے ان پر صحیح معنوں میں عمل نہیں کیا۔

پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں جس طرح قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے ہر ایک کے الگ الگ حقوق ہیں۔ارشاد ربّ العالمین........

والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب (النساء)

1- وہ پڑوسی جو رشتہ دار ہے اس کے تین حقوق ہیں ایک پڑوسی ہونے کا اور دوسرا اسلام کا حق کہ وہ مسلمان ہے تیسرا رشتہ داری کا حق۔

2- ایک وہ پڑوسی جو رشتہ دار نہیں اس کے دو حق ہیں ایک پڑوسی ہونے کا حق دوسرا وہ مسلمان ہے یعنی اسلام کا حق۔

3- تیسرا وہ پڑوسی جو نہ رشتہ دار ہے اور نہ مسلمان یعنی غیر مسلم اس کا ایک حق ہے یعنی پڑوسی ہونے کا حق۔

ہر مسلمان کے ذمہ یہ حقوق ادا کرنے ضرور ہیں جتنے کسی پڑوسی کے حق زیادہ ہیں اتنا ہی اجر وثواب بھی زیادہ ہے۔ جن پڑوسیوں کے حقوق احادیث میں اوپر بیان کئے جا چکے ہیں ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اپنے پڑوسیوں کے حقوق کو حسن سلوک کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم رب العالمین کی رحمت سے جنت کے وارث بن جائیں اور۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆